الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)............مذکورہ صورت میں اگر غالب گمان ہو کہ منع کرنے سے ڈرائیور مان جائے گا تو حکمت اور نرمی کے ساتھ منع کرنا ضروری ہے منع نہ کرنے کی صورت میں گناہ ہوگا اور اگر اس کے ماننے کی امید نہ ہو یا فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں منع کرنا ضروری نہیں اور بزور بازو منع کرنے کا اختیار حکومت کو ہے عام آدمی کو نہیں اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے۔(مأخذہٗ التبویب ۷۷۰۱/۱۴)

تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ(۳۶۳/۲)

فائدةفى الذخيرة والمغنى وبستان أبى الليث الأمر بالمعروف على وجوه إن كان يعلم بأكبر رأيه أنه لو أمر بالمعروف يتعظون ويمتنعون عن المنكر فالأمر بالمعروف واجب عليه لا يسعه تركه لو علم بأكبر رأيه أنه لو أمر بالمعروف يقذفونه ويشتمونه فتركه أفضل وكذا لو علم أنهم يضربونه ولا يصبر على ذلك وتقع بينهم العداوة أو يهيج منهم القتال فتركه أفضل لو علم أنه يصبر على ضربهم ولم يشك إلى أحد فلا بأس به وهو مجاهد ولو علم أنهم لا يقبلون منه ولا يخاف ضربا ولا شتما فهو بالخيار والأمر بالمعروف أفضل وذكره المحبوبى مطلقا فقال : الأمر بالمعروف واجب أو فرض إذا غلب على ظنه أنهم يتركون الفسق بالأمر ولو غلب على ظنه أنهم لا يتركون لا يكون إثما فى تركه من البناية شرح الهداية للعلامة العينى من أواخر كتاب الغصب

(۲)............مذکورہ صورت میں ایسی بس میں سفر کرنے کی گنجائش ہے تاہم خود گانے کی طرف توجہ کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے بلکہ اس دوران استغفار وغیرہ میں مشغول رہنا چاہئے۔اور اگر وقت کی تنگی نہ اور ایسی بس میسر ہو جس میں یہ منکرات نہ ہوں تو اس میں سفر کرنا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب

حماداللہ لغاری